بسم الله الرحمن الرحیم

نظامِ اسلام سے مقاصد کے حصول

(حلقہ15)

"قرآن کے اللہ کی طرف سے ہونے کا ثبوت (حصہ اول)"

(عربی سے ترجمہ)

کتاب "نظامِ اسلام" سے

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عظیم فضل اور برکتوں کا مالک ہے، جو عزت اور شرف عطا فرماتا ہے، وہی وہ بنیاد ہے جسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، وہ عظمت ہے جسے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر، جو تمام انسانوں میں بہترین فرد ہیں، عظیم رسولوں کی مہر ہیں، اور ان کے خاندان (رضی اللہ عنہم) اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) پر، اور اُن کے ان عظیم پیروکاروں پر جو اسلام کے نظام پر عمل پیرا ہوئے اور اس کے احکام پر پوری پابندی سے عمل کرتے رہے۔ اے اللہ! ہمیں بھی ان میں شامل فرما، ہمیں ان کی صحبت میں جمع فرما، اور ہمیں طاقت عطا فرما یہاں تک کہ ہم اس دن آپ سے ملاقات کریں جب قدم پھسل جائیں گے، اور وہ دن بڑا ہولناک ہو گا۔

اے مسلمانو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

" بلوغ المرام من كتاب نظام الاسلام" کے عنوان کی اس کتاب میں جتنی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے ، ہم آپ کے ساتھ کئی نشستیں کریں گے۔ ہماری یہ پندرھویں قسط ہے، جس کا عنوان ہے "قرآن کے اللہ کی طرف سے ہونے کا ثبوت"۔اس قسط میں ہم اس بات پر غور کریں گے جو کتاب 'نظام اسلام' کے صفحہ 13، 14 اور 15 پر عالم اور سیاسی مفکر شیخ تقی الدین النبہانیؒ نے بیان کی ہے۔

شیخ نبہانی، اللہ ان پر رحم فرمائے، نے فرمایا: "جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قرآن اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے، یہ بات معروف ہے کہ قرآن ایک عربی کتاب ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے لائی گئی ہے۔اس لیے یہ یا تو عربوں کی طرف سے ہے، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، یا پھر اللہ جل جلالہ کی طرف سے۔ یہ ان کے علاوہ کسی اور کی طرف سے نہیں ہو سکتی، کیونکہ یہ زبان اور اسلوب دونوں میں عربی ہے۔

جہاں تک قرآن کے عربوں کی طرف سے ہونے کا تعلق ہے، یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ قرآن نے ان کو چیلنج دیا کہ وہ اس جیسی کوئی چیز لے آئیں۔ اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: "کہہ دو، اس جیسی دس سورتیں لے آؤ" [سورہ ہود 11:13]۔اور اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: "کہہ دو، اس جیسی ایک سورت لے آؤ" [سورہ یونس 10:38]۔

تاہم، اہل عرب نے قرآن جیسی چیز لانے کی سر توڑ کوششیں کیں مگر اس میں عاجز رہے۔اس لیے، قرآن ان کے کلام میں سے نہیں ہے کیونکہ باوجود اس کے کہ قرآن نے انہیں چیلنج کیا اور انہوں نے اس جیسا کلام لانے کی کوشش کی، لیکن وہ اس چیلنج کا جواب دینے میں ناکام رہے۔ یہ کہنا کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی کتاب ہے، یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربوں میں سے ہیں۔ ان کی کتنی ہی ذہانت ہو، وہ بھی ایک انسان اور اپنی قوم اور معاشرے کا ایک فرد ہیں۔ جب عرب اس جیسی کوئی چیز نہ لا سکے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی، جو خود ایک عرب ہیں، اس جیسے کلام کو لانے سے قاصر رہے۔ چنانچہ یہ قرآن محمد ﷺ کی طرف سے بھی نہیں ہے۔ مزید برآں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث بھی ہیں، جو متواتر روایات کے ذریعے ہم تک

پہنچی ہیں، جن کی صداقت یقینی ہے۔ اگر کسی حدیث کا موازنہ قرآن کی کسی آیت سے کیا جائے تو اسلوب میں کوئی مماثلت نظر نہیں آتی۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہونے والی وحی کی آیات پڑھتے اور اسی موقع پر حدیث بھی بیان فرماتے، مگر دونوں کے اسلوب میں واضح فرق ہوتا۔ کوئی بھی شخص اپنے کلام میں کتنا ہی تنوع لانے کی کوشش کرے، اس کا اسلوب ایک ہی جیسا رہتا ہے کیونکہ اس کا منبع وہ خود ہوتا ہے۔

لہذا، حدیث اور قرآن کی آیت کے اسلوب میں کوئی مماثلت نہیں۔ چنانچہ، قرآن یقینی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں ہے۔ اس کی وجہ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے درمیان واضح اور صریح فرق ہے۔ باوجود یہ کہ اہلِ عرب عربی زبان کے اسالیب کے ماہر تھے، لیکن انہوں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ قرآن محمد ﷺ کا کلام ہے، یا آپ ﷺ کی گفتگو سے مشابہت رکھتا ہے۔ البتہ عربوں نے یہ دعویٰ ضرور کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ایک عیسائی غلام جس کا نام جَبْر تھا، سے لیا ہے۔ اُن کے اس دعوے کو اللہ جل جلالہ نے اپنے اس فرمان میں رد کر دیا: "ہمیں یقیناً معلوم ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے انہیں سکھایا ہے۔ جس کی طرف یہ جھوٹے اشارہ کرتے ہیں، اس کی زبان عجمی ہے، جبکہ یہ (قرآن) صاف اور واضح عربی ہے" [سورہ النحل 16:103]۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن نہ تو اہلِ عرب کا کلام ہے اور نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے، اس لیے یہ یقینی طور پر اللہ جل جلالہ کا کلام ہے اور ایک ایسا معجزہ ہے جو اسے لانے والے کی تصدیق اور حمایت کرتا ہے۔

شیخ تقی الدین النبھانی

اللہ ان پر رحم کرے

"جہاں تک اس بات کی تصدیق (ثبوت) ہے کہ قرآن اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے، یہ بات معروف ہے کہ قرآن ایک عربی کتاب ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے لائی گئی ہے۔اس لیے یہ یا تو عربوں کی طرف سے ہے، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، یا پھر اللہ جل جلالہ کی طرف سے۔ یہ اس کے علاوہ کسی اور کی طرف سے نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ زبان اور طرز دونوں میں عربی ہے۔"

اور اللہ کی مغفرت، رحمت، رضا اور جنت کی امید رکھتے ہوئے ہم یہ کہتے ہیں،: قرآن: یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جو مختلف قراءتوں میں منتقل کیا گیا، ہمیں تواتر کے ذریعے پہنچایا گیا، دو جلدوں کے درمیان صفحات پر تحریر کیا گیا، اپنے اسلوب میں معجزہ ہے،اس کی تلاوت سے عبادت کی جاتی ہے، یہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح عربی میں نازل کیا گیا، جس کا واسطہ وہ فرشتہ ہے جو وحی کو اللہ تعالیٰ سے لے کر آتا ہے،اور وہ جبرائیل (علیہ السلام) ہیں،اس کا آغاز سورہ الفاتحہ سے اور اختتام سورہ الناس پر ہوتا ہے۔

قرآن ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے، جو عربوں اور غیر عربوں کے لیے ایک واضح دلیل ہے،اور یہ قیامت تک اُن ﷺ کی صداقت کا ثبوت رہے گا۔ اللہ جل جلالہ نے یہ چاہا کہ وہ لوگوں کے پاس پیغمبروں (علیہم السلام) کو بھیجے تاکہ وہ ان تک اپنا دین پہنچائیں۔ لوگوں پر لازم نہیں ہے کہ وہ پیغمبروں کی پیروی کریں جب تک وہ اپنی نبوت کی واضح دلیل فراہم نہ کریں،تاکہ کوئی بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ نہ کر سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ثبوت لائے ہیں وہ ان لوگوں کے لیے معجزانہ ہونا چاہیے جن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

پیغام پہنچانے کا ذمہ لگایا گیا تھا۔ اور ان لوگوں کو ان کے سب سے مشکل کام میں چیلنج کرنا چاہئے جو وہ کر سکتے ہیں، وہ کام جس میں انہوں نے سب سے زیادہ مہارت حاصل کی ہے۔

ہم نے یہ سیکھا ہے کہ معجزہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے جو اللہ جل جلالہ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ان کی صداقت کے ثبوت کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ قرآن کے بارے میں تین ممکنات ہیں: یا تو یہ عربوں کا کلام ہے، یا غیر عربوں کا، یا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ اگر یہ ان تین میں سے نہیں ہے، تو بلا شبہ یہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے۔ دوسرے الفاظ میں: کیا عرب، جن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں، اور غیر عرب، اور دیگر لوگ قرآن کی مانند کوئی چیز تخلیق کر سکتے ہیں؟ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے، تو یہ یقینی طور پر اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے۔

پہلا: : یہ ثابت کرنا کہ قرآن عربوں کا کلام نہیں ہے

قرآن اللہ کا کلام ہے، اور یہ ناممکن ہے کہ اس کا کلام عربوں کے علاوہ کسی اور نے کیا ہو، کیونکہ یہ واضح طور پر عربی ہے۔ اس کی زبان اور اسلوب اس کے الفاظ اور جملوں میں نمایاں طور پر عربی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں:

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ * نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ * عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ * بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ

"یہ قرآن (رب العالمین) پروردگار عالم کی نازل کردہ کتاب ہے، جو امانت دار فرشتہ لے کر نازل ہوا ہے۔ یہ تمہارے دل پر الہام کیا گیا ہے تاکہ تم لوگوں کو نصیحت کرتے رہو۔ اور یہ (القا) بھی واضح عربی زبان میں کیا گیا ہے۔" (سورہ الشعراء 192-195)

قرآن کے اہل عرب کی طرف سے ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔ عربوں نے نظم اور نثر دونوں میں کلام کیا، اور ان کے الفاظ کتابوں میں محفوظ کیے گئے ہیں اور نسل در نسل منتقل ہوئے ہیں۔ بعد کے لوگوں نے اپنے اباواجداد کے

اقوال کی روایت کی ہے۔ لہذا، قرآن کا اسلوب یا توان کے کلام کی طرح ہونا چاہیے، جس صورت میں یہ کسی فصیح عرب کا کلام ہوگا، یا پھر یہ کسی مختلف اسلوب میں ہوگا، جس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ عربوں کے علاوہ کسی اور کا کہا ہوا ہے۔ اگر وہ اس کی مانند کچھ پیش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو انہیں ایسا کرنے کے قابل ہونا چاہیے، جس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ کسی دوسرے انسان کا کلام ہے۔ اگر وہ اس کے مشابہ کچھ پیش کرنے میں ناکام ہیں، حالانکہ وہ فصیح عرب ہیں، تو یہ انسانی کلام نہیں ہے۔ جو کوئی بھی قرآن کو اہل عرب کے کلام کے ساتھ دیکھتا ہے، وہ یہ پائے گا کہ قرآن کا ایک منفرد انداز ہے جو عربوں نے پہلے کبھی نہیں پیش کیا، نہ ہی انہوں نے اس کی مانند کچھ پیش کرنے میں کامیابی حاصل کی، نہ اس کے نزول سے پہلے، نہ بعد میں، چاہے وہ نقل کرنے کی کوشش کریں یا تقلید کریں۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ کلام عربوں کا نہیں ہے۔ یہ کسی اور کا ہے۔ یہ ثابت ہوا ہے کہ عرب قرآن کی مانند کچھ پیش کرنے میں ناکام رہے، حالانکہ ان کے سامنے چیلنج تھا۔

قرآن نے اپنی واضح آیات کے ذریعے انہیں چیلنج کیا کہ وہ اس کی مانند کچھ پیش کریں، اور وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں:

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا

" کہہ دو، اگر انسان اور جن سب مل کر اس قرآن کی مانند کچھ پیدا کرنے کے لیے اکٹھے ہوں، تو وہ اس کی مانند کچھ پیدا نہیں کر سکیں گے، چاہے وہ ایک دوسرے کی مدد ہی کیوں نہ کریں" (سورہ الاسراء 88)۔

پھر، اللہ جل جلالہ نے انہیں چیلنج کیا کہ وہ قرآن کی مانند دس سورتیں پیش کریں، لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ اللہ فرماتے ہیں:

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّـهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

" کیا وہ کہتے ہیں، اس نے اسے خود بنایا ہے؟' کہہ دو، 'پھر اس کی مانند دس سورتیں لے آؤ، اور اللہ کے سوا جسے چاہو بلا لو، اگر تم سچے ہو" (سورہ ہود: 13)۔

پھر اللہ جل جلالہ نے انہیں قرآن کی ایک سورۃ کی مانند پیش کرنے کا چیلنج دیا، اور وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں:

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّـهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ * فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ

" اور اگر تمہیں اس بارے میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے، تو اس کی مانند ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے گواہوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم یہ نہ کر سکو—اور تم کبھی بھی نہیں کر سکو گے۔ تو آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے" (سورۃ البقرہ 24-23)۔

اس واضح چیلنج کے باوجود، عرب کبھی بھی قرآن کی مانند کچھ پیش کرنے میں ناکام رہے، حالانکہ انہوں نے کوشش کی۔ ان کی ناکامی متواتر طور پر ثابت ہے، اور تاریخ میں کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ انہوں نے اس جیسی کوئی چیز پیش کی۔ سوال یہ ہے کہ کیا عربوں نے چیلنج قبول کیا یا نہیں؟ کیا انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ وہ قرآن کی طرح کا کوئی متن پیش کر سکتے ہیں؟ یا کیا انہوں نے اپنی ناکامی کو فوراً تسلیم کر لیا؟ جواب یہ ہے کہ عربوں نے چیلنج قبول کیا اور قرآن کی نقالی کرنے کی کوشش کی، مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ، انہوں نے قرآن کی معجزانہ حیثیت کو تسلیم کیا اور یہ اعتراف کیا کہ یہ ایک ایسا جادو ہے جو اثر انداز ہوتا ہے۔

عمرو بن العاص نے مسیلمہ کے الفاظ سنے جب اس نے سورۃ الفیل کی نقالی کرنے کی کوشش کی:
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ * أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ * أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

فِي تَضْلِيلٍ * وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ * تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ * فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ

"اللہ کے نام سے، جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اس نے ان کی چال کو ناکام نہیں کیا؟ اور اس نے ان کے خلاف پرندوں کے جھرمٹ بھیجے، جو ان پر پتھر پھینک رہے تھے، سو اس نے انہیں کھائی ہوئی گھاس کی مانند بنا دیا۔"

مسیلمہ نے کہا، "ہاتھی کیا ہے؟ اور تم کیا جانتے ہو کہ ہاتھی کیا ہوتا ہے؟ اس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور سونڈ لمبی ہوتی ہے، اور یہ ادرک پر چلتا ہے۔" پھر مسیلمہ نے عمرو بن عاص سے پوچھا، "کیا یہ تمہارے ساتھی پر نازل شدہ سورۃ سے زیادہ فصیح نہیں ہے؟"

عمرو کا جھوٹے مسیلمہ کو جواب یہ تھا، "اللہ کی قسم، تم جانتے ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تم جھوٹے ہو!" اگر ہم عمرو کے الفاظ کا تجزیہ کریں، جو اس وقت کافر تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے تھے، انہوں نے سچے اور فصیح کلام اور کمزور، اور جھوٹے کلام کے درمیان تمیز کی۔

انہوں نے مسیلمہ سے کہا، "تم جھوٹے ہو!" لیکن یہ نہیں کہا، "تم اور محمد دونوں جھوٹے ہو!" کیونکہ وہ جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور ان کا قرآن معجزاتی ہے اور اس کا کوئی موازنہ نہیں کیا جا سکتا!

اے مومنو!

ہم اس قسط کو یہاں ختم کرتے ہیں۔ آپ سے ہماری اگلی ملاقات ان شاءاللہ اگلی قسط میں ہو گی۔ تب تک، اور جب تک ہم آپ سے دوبارہ ملیں، اللہ کی حفاظت، سلامتی اور امان میں رہیں۔ ہم اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اسلام کے ذریعے عزت بخشے، اسلام کو ہمارے ذریعے عزت عطا کرے، ہمیں اپنی مدد عطا کرے، ہمیں

عنقریب خلافت کے قیام کا مشاہدہ کرنے کی خوشی عطا کرے، اور ہمیں اس کے سپاہیوں، گواہوں اور شہداء میں شامل کرے۔ بے شک وہی محافظ اور اس پر قادر ہے۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔